کتاب النبات از ابوحنیفہ دینوری

تحقیق و تعلیق: ڈاکٹر محمد حمید اللہ

* ڈاکٹر محمد نعیم صدیقی ندوی

علم نباتات پر عربی میں بکثرت کتابیں تالیف کی گئی ہیں، ابن ندیم کی ''الفہرست'' میں متفرق طور پر ایسی دس کتابوں کا ذکر ملتا ہے لیکن جہاں تک علم ہو سکا ہے، ان میں صرف الاصمعی (المتوفی ۲۱۶ھ) کی ''کتاب النبات والشجر'' ہی ابھی تک طبع ہو سکی ہے (۱) ان کثیر التعداد تصانیف میں ابوحنیفہ دینوری (المتوفی ۲۸۲ھ) کی ''کتاب النبات'' کو بھی ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے، بلکہ بعد کے لغت نویسوں نے پودوں اور جڑی بوٹیوں کے ذکر میں جتنی خوشہ چینی دینوری کی یادگار تالیف سے کی ہے، اتنی کسی اور کتاب سے نہیں کی۔ چنانچہ ''لسان العرب'' ابن منظور، ''تاج العروس'' مرتضیٰ زبیدی، ''معجم البلدان'' یاقوت، ''کتاب المخصص'' ابن سیدہ، ''العباب'' صاغانی اور ''القاموس'' فیروز آبادی وغیرہ میں دینوری کی تحقیقات کے اقتباسات کثرت سے ملتے ہیں۔ ابوحنیفہ دینوری کا شمار تیسری صدی ہجری کے کبار اور ماہرین فن علماء میں ہوتا ہے۔ ان کو امام بخاری، جاحظ ابن قتیبہ اور امام احمد کی معاصرت کا شرف حاصل تھا۔ ان کے فضل و کمال کے حدود، تاریخ و جغرافیہ، ریاضی و ہیئت لسانیات و بلاغت اور طب و نباتات تمام علوم تک وسیع تھے۔ علامہ سیوطی، یاقوت رومی، عبدالقادر بغدادی اور ابن ندیم سب نے بالاتفاق لکھا ہے کہ:

> انه من نوادر الرجال جمع بين حكمة الفلاسفة و لسان العرب وله في كل فن ساق وقدم (۲)
>
> ''بلاشبہ وہ نادرۂ روزگار لوگوں میں تھے، حکمت و فلسفہ اور عربیت کے جامع تھے اور ان کو ہر فن میں تقدم و فوقیت حاصل تھی۔''

---

* سابق رفیق، دار المصنفین، شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ۔

صاحب معجم الادباء نے ان کو انشاء پرداز کی حیثیت سے جاحظ کا حریف قرار دیا ہے۔ دینوری کی مشہور تصنیف "الاخبار الطوال" تاریخ کا ایک اہم مآخذ شمار ہوتی ہے، اس جلالت علم وفن کے ساتھ ورع وتقویٰ اور اخلاق سیرت میں بھی نہایت عالی رتبہ تھے۔ جمادی الاولیٰ ۲۸۲ھ میں وفات پائی۔ (بعض روایات کے مطابق سن وفات ۲۹۰ھ ہے۔

ابو حنیفہ دینوری کے اشہب قلم نے ہر میدان میں جولانی دکھائی ہے۔ ذیل میں ان کی تصنیفات کی فہرست درج کی جاتی ہے جس پر ایک نظر ڈالنے سے دینوری کی ہمہ جہتی اور جامعیت کا پورا پورا اندازہ ہو جاتا ہے۔

- کتاب الباءۃ
- تحن فیہ العامۃ
- الشعر والشعراء
- الفصاحۃ
- الانواء
- فی حساب الدول
- البحث فی حساب الہند
- کتاب الجبر والمقابلہ
- البلدان
- کتاب النبات
- المعارف
- الجمع در التفریق
- الاخبار الطّوال
- تفسیر القرآن (۱۳ جلدیں)
- کتاب الوصایا
- نوادر الجبر
- اصلاح المنطق
- القبلہ والزوال
- کتاب الکسوف

ان میں ابھی تک صرف "المعارف" اور "اخبار الطّوال" ہی زیور طباعت سے آراستہ ہو سکی تھیں۔ اب ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کی تلاش ومحنت سے کتاب البنات بھی شائع ہو گئی ہے، فاضل موصوف کی شخصیت اور علمی خدمات

کسی تعارف سے مستغنی ہیں۔ ان کو اردو کے علاوہ عربی، انگریزی، فرانسیسی اور جرمن تمام زبانوں پر یکساں عبور حاصل ہے اور ان سب میں ان کی عالمانہ تصنیفات ذوق شناسان علم سے داد حاصل کر چکی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے آج سے پچیس سال قبل دسمبر ۱۹۴۰ء اور پھر جون ۱۹۵۰ء کے ''معارف'' میں ابوحنیفہ دینوری کی کتاب النبات کا مفصل تعارف کرایا تھا (جن کا ذکر پیش نظر کتاب کے فرانسیسی مقدمہ میں بھی ہے) اور اسی وقت اہل ذوق کو یہ خوشخبری بھی سنائی تھی کہ ان کو مدینہ منورہ میں تین ابواب پر مشتمل اس کتاب کا ایک مخطوطہ دستیاب ہو گیا ہے، اور وہ دینوری کے دوسرے خوشہ چینیوں کے اقتباسات یکجا کر کے اس کو مرتب کر رہے ہیں۔ مقام مسرت ہے کہ فاضل گرامی کی چوتھائی صدی کی عرق ریزی کا حاصل خوان یغما کی صورت میں اہل علم کی ضیافت طبع کے لیے منصۂ شہود پر آ گیا ہے اس کے لیے ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کا جس قدر بھی سپاس گزار ہوا جائے کم ہے۔

زیر تقریظ کتاب کے آخر میں فاضل مرتب و جامع کے قلم سے فرانسیسی زبان میں ایک طویل مقدمہ بھی شامل ہے، جس میں انہوں نے یہ یاد دلایا ہے کہ تیسری ہجری کے نامور مؤلف دینوری نے نباتات پر ضخیم جلدوں میں ایک دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) تالیف کی تھی جس کی نظیر نہ یونانی میں ہے، نہ سنسکرت میں اور نہ دنیا کی کسی اور قدیم زبان میں۔ اس کی جلد سوم اور پنجم ابھی حال میں دریافت ہوئی ہیں۔ باقی ہنوز پردۂ خفا میں ہیں۔ جرمن مستشرق زلبر برگ کو حیرت ہے کہ تیسری صدی ہجری میں کوئی مسلمان یہ کارنامہ کیسے انجام دے سکا، جبکہ یونانیوں کے لیے یہ ہزار سال میں بھی ممکن نہیں ہوا۔

ابوحنیفہ احمد بن داؤد الاہوزی نے پہلے ابتدائی ساڑھے چار جلدوں میں مختلف ابواب کے تحت نباتات کا ذکر کیا ہے مثلاً پہاڑی پودے، میدانی پودے، سمندر کے کھاری پانی میں اُگنے والے خوشبودار، بدبودار، مسواک کے طور پر استعمال ہونے والے وغیرہ، پھر آخری ڈیڑھ جلدیں حروف ہجاء پر نباتات کی ایک مکمل اور خصوصی عربی لغت لکھی۔

جلد پنجم کا وہ حصہ جس میں الف سے زے تک نباتات کا تذکرہ ہے۔ استانبول کے مخطوطہ کی اساس پر ۱۹۵۳ء میں سویڈن کے مستشرق برن ہارڈ لیوین نے ایڈٹ کیا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے کتاب النبات کے اپنے مرتبہ زیر نظر نسخہ کے آغاز میں اس جلد کی فہرست باعتبار حروف معجم درج کر دی ہے۔ ڈاکٹر برنہارڈ لیوین نے اپنی مذکورہ کتاب کے مقدمہ میں حمید اللہ صاحب کے کام کو سراہا اور ان کے تعاون کا شکریہ ادا کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی دیدہ ریزی اور کاوش ومحنت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے متاخرین کی کتابوں مثلاً لسان العرب، تاج العروس، المخصص، المحکم البنات اور المفردات لابن بیطار وغیرہ کی مطبوعہ ومخطوطہ تیس چالیس ضخیم مجلدات کے ہزاروں صفحات کو سطر بہ سطر پڑھا اور ان میں جہاں کہیں '' قال الدینوری.........'' نظر آیا، اس اقتباس کو نقل کرلیا۔ جس کے نتیجہ میں خود فاضل مرتب کے الفاظ میں بحذف مکررات کوئی دو ہزار فل سکیپ صفحات ہوئے۔ ان میں آخری حصہ یعنی '' س سے ی'' تک کی ابجدی لغت پانچ سو صفحے میں آئی۔ اس آخری حصہ کو فرانسیسی حکومت نے اپنے مصارف پر چھاپا ہے۔ جو اہل علم کے شکریہ کی بجا طور پر مستحق ہے۔

اس کتاب کی پہلی جلد میں جو ڈاکٹر برنہارڈ لیوین نے مرتب کی تھی الف تا زے کے ۴۸۲ پودوں کا ذکر تھا اور زیر نظر کتاب، حرف س سے شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ ۴۸۳ نمبر کا پہلا پودا '' ساج'' ملتا ہے، جس کے بارے میں مصنف رقمطراز ہے:

والساج خشب يجلب من الهند واحدته ساجة والساج شجر يعظم جداً ويذهب طولا و عرضا وله ورق امثال التراس الو يلمية ينغطى الرجل بورقة منه فتكنه من المطر وله رائحة طيبة نشاركه رائحه ورق الجوز، مع رقة ونعمة حكاه ب والفيل معجبة بورقه ورق الموزومنبة بالهند والزنج (٤) (لسان وتاج: سوج مخصص ۱۱/ ۱۹۷صیدنۃ البیرونی، ساج ورق ۲۷الف)

'' ساگوان ایک لکڑی ہے جو ہندوستان سے لائی جاتی ہے اس کا واحد ساجہ ہے، اس کا درخت بہت بڑا ہوتا ہے۔ طول میں بھی اور عرض میں بھی، اس کے پتے ویلم والوں کی ڈھالوں کے سے ہوتے ہیں۔ اس کا ایک ہی پتہ اتنا بڑا ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس کو چھتری بنائے تو بارش سے بچ سکتا ہے، اس کے پتوں کی بُو جوز کے پتے کی بُو سے مشابہ ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ رقیق اور زیادہ ملائم، جیسا کہ ابو حنیفہ دینوری نے بیان کیا ہے، ہاتھی اس کے اور کیلے کے پتے پسند کرتے ہیں۔ ساگوان ہندوستان اور بلاد زنج (حبش) میں اُگتا ہے۔''

مختلف مصادر میں جو خفیف اختلاف الفاظ ہے وہ بھی حاشیہ میں بتایا گیا ہے کتاب النبات کے زیر نظر حصہ میں آخری پودہ ۱۱۲۰ نمبر کا پھیر ہے، آخر کتاب میں کئی انڈکس بھی شامل ہیں جو مرتب کی محنت و زحمت اور ساتھ ہی جدید طریقہ ترتیب و تدوین سے ان کی مہارت و واقفیت پر شاہد عدل ہیں۔

اس کتاب کے مقدمہ ہی سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کے پاس ابھی چار جلدیں اور ہیں۔ جو دینوری کے اقتباسات پر باب وار مشتمل ہیں، ان میں سے دو سو صفحے تو کتاب الانواء (یعنی بارش کے ستاروں) کے متعلق ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے پاس ایک ہزار سے زائد پودوں کی تصویریں بھی ہیں جو پرانے عربی مخطوطات سے حاصل کی گئی ہیں۔ اگر یہ تصویریں البم کے طور پر شائع ہو جائیں تو مختلف پودوں کو پہچاننے میں بڑی مدد مل سکے گی، زیر نظر کتاب کے تمام محاسن کے باوجود ایک کمی یہ محسوس ہوتی ہے کہ جس طرح کتاب کے آخر میں ۵۷ صفحات کا ایک طویل مقدمہ فرانسیسی زبان میں شامل ہے، اس طرح اگر شروع میں عربی زبان میں بھی اس کا خلاصہ دے دیا جاتا تو فرانسیسی زبان سے ناواقف لوگ اس سے مستفید ہو سکتے۔ ڈاکٹر صاحب نے ستر سال کی عمر میں جس تلاش و تحقیق اور محنت و کاوش کا ثبوت دیا ہے۔ وہ جوانوں کے لیے بھی باعث عبرت و بصیرت ہے۔ خدا دنیائے علم و فن کو تا دیر اس چراغ سے روشن رکھے۔ (شکریہ، معارف، ستمبر ۱۹۷۵ء)

حواشی وحوالہ جات

۱۔ یہ کتاب مطبع یسوعیین بیروت سے ۱۸۹۸ء میں طبع ہوئی، تعداد صفحات ۴۸۔

۲۔ بغیۃ الوعاۃ، ص ۱۳۲، معجم الادباء، ج ۱۔ص ۱۲۵، خزانۃ الادب، ج ۱، ص ۶۰۔

۳۔ یہ فہرست معجم الادباء، الفہرست الاعلام اور بغیۃ الوعاۃ سے تیار کی گئی ہے۔

۴۔ (لسان العرب تاج العروس مادۂ سوج مخصص لابن سیدہ جلد ۱۱ ص ۱۹۷۔ صدنۃ البیرونی لفظ ساج، مخطوطہ بروصہ ورق ۲۷ الف)